36863-مدینہ منورہ کے زائرین کے لیے اسلامی راہنمائی

سوال

میں کچھ بھائیوں کو جانتا ہوں جو اس برس حج کرنے کے بعد مدینہ النبویہ کی زیارت کریں گے اور وہ آپ سے نصیحت اور توجیھات چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ آنے والو، تمہارا آنا مبارک تم بہت اچھی جگہ آئے ہو اور بہت اچھی غنیمت حاصل کر رہے ہو، اور مدینہ طیبہ میں آپ کا رہنا اچھا رہے، اور اللہ تعالی تمہارے اعمال صالحہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالی تمہاری اچھی امیدیں پوری کرے، تم دار ھجرت اور نبی مصطفی و مختار کے نصرت و مدد والے اور مھاجر اور مختار صحابہ کرام کے شہر میں آئے ہو تمہارا آنا مبارک ہو۔

مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی زیارت کرنے والے کے لیے یہ چند ایک نصیحت و توجیھات ہیں :

1– طابہ میں آنے والو، تم مکہ مکرمہ کے بعد افضل ترین اور اشرف المکان اور ٹکڑے میں ہو، لھذا اس کے حق کی پہچان کرلو اور اس کی حقیقی قدر بھی کرو، اور اس کی حرمت و تقدیس کا خیال رکھو، اور اس میں ادب و احترام اختیار کرو، اور یہ جان لو کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس میں بدعت ایجاد کرنے والے کے لیے بہت شدید عذاب کی وعید سنائی ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مدینہ حرم ہے، لھذا جس نے بھی اس میں کوئی بدعت ایجاد کی یا پھر کسی بدعتی کو اپنے ہاں پناہ دی اس پر اللہ تعالی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، روز قیامت اللہ تعالی اس کا کوئی فرضی اور نفلی عمل قبول نہیں فرمائے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1867) صحیح مسلم حدیث نمبر (1370) یہ الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔

لھذا جو بھی مدینہ میں کوئی گناہ کرتا ہے یا پھر کسی گناہ کرنے والے کو اپنے ہاں پناہ دے اور اس کی مدد و نصرت کرے تو اس نے اپنے آپ کو عذاب مھین اور الہ العالمین کے غضب سے دوچار کیا۔

اور سب سے بڑی بدعت اور گناہ یہ ہے کہ مدینہ کی صاف شفاف ماحول کو بدعات اور نئے نئے کاموں کے اظہار سے پراگندہ کرنا، اور خرافات و غلط چیزوں کے ساتھ اس سے لڑنا، اور مدینہ کی پاک صاف اور مقدس سرزمین کو بدعتی مضامین اور مقالہ جات، اور شرکیہ کتب نشر کرکے پراگندہ کرنا، اور مختلف قسم کی منکرات اور حرام اشیاء اور شرعی مخالفتیں پھیلانا ہی سب سے بڑی منکر چیز ہے، بدعتی اور بدعتی کو پناہ دینے اور اس کی مدد کرنے والا گناہ میں برابر ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔

2– مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سنتوں میں سے ایک سنت ہے، نہ کہ واجبات میں سے ایک واجب، اور اس کا حج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ حج کو مکمل کرنے والی اشیاء میں شامل ہے، حج اور زیارت مسجد نبوی، یا حج اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے مابین تعلق کے سلسلہ میں جتنی بھی احادیث بیان کی جاتی ہیں وہ سب کی ضعیف اور موضوع ہیں۔

اور جو کوئی بھی مدینہ کی طرف مسجد نبوی کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنے کے لیے سفر کا قصد کرتا ہے تو اس کا یہ قصد اچھا اور خالص اور اس کی کوشش مشکور ہے، اور جو کوئی اپنے سفر اور قصد کو صرف قبروں کی زیارت اور قبروں والوں سے استغاثہ اور مدد مانگنا بنائے تو اس کا یہ قصد ممنوع ہے اور یہ سفر جائز نہیں اور اس کا یہ فعل بھی برائی میں شامل ہے۔

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین مساجد : مسجد حرام، اور میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی اور جگہ کی زیارت کا قصد کرنا جائز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1189) صحیح مسلم حدیث نمبر (1397)۔

اور جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بلاشبہ سب سے بہتر جن کی طرف سواریاں چلائی جاسکتی ہیں وہ میری یہ مسجد اور اللہ کا قدیم گھر بیت اللہ ہے) مسند احمد (350/3) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ (1648) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

3– علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کی ادائیگی کا اجر وثواب کئی گنا حاصل ہوتا ہے چاہے نماز فرضی ہو یا نفلی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(میری اس مسجد میں نماز کی ادائیگی مسجد حرام کے علاوہ باقی مساجد میں ہزار نماز کی ادائیگی سے بہتر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1190) صحیح مسلم حدیث نمبر (1394)۔

لیکن نفلی نماز مسجد کی بجائے گھر میں افضل اور بہتر ہے اگرچہ مسجد میں کئی گنا زیادہ بھی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بلاشبہ آدمی کی سب سے افضل نماز آدمی کی اپنے گھر میں نماز ہے لیکن فرضی نماز نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (731) صحیح مسلم حدیث نمبر (781)۔

4– اس عظیم الشان مسجد کے زائر محترم آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ مسجد کے کسی بھی حصہ مثلا ستونوں، دیواروں، دراوزوں، محراب اور منبر کو چھونے اور بوسہ لے کر تبرک حاصل کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح حجرہ نبویہ کو بھی چھونا اور اس کا بوسہ لینا اور طواف کرنا جائز نہیں، لھذہ جو کوئی بھی یہ کام کرے اس پر اس کام سے توبہ کرنی اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عھد کرنا واجب ہے۔

5– مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کے لیے ریاض الجنۃ میں دو رکعت یا جتنی وہ چاہے نماز ادا کرنا مشروع ہے کیونکہ یہاں نماز کی ادائیگی کی فضیلت ثابت ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1196) صحیح مسلم حدیث نمبر (1391)۔

یزید بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی کے ساتھ آتا اور وہ مصحف والے ستون کے پاس یعنی روضہ شریف میں آکر نماز ادا کرتے، تو میں نے انہیں کہا اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس ضرور نماز ادا کرتے ہیں! تو وہ فرمانے لگے :

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بھی یہاں خاص کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (502) صحیح مسلم حدیث نمبر (509)۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ ریاض الجنۃ میں نماز ادا کرنے کی حرص کی بنا پر لوگوں کو تکلیف دینا یا پھر کمزور اور ضعیف لوگوں کو دھکے دینا یا لوگوں کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں ہوجاتا ۔

6—مدینہ النبویہ کی زیارت کرنے اور وہاں کے رہائشی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء وپیروی اور اتباع کرتے ہوئے عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد قباء جاکر نماز ادا کرنی مشروع ہے ۔

سھل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو کوئی بھی نکل کر اس مسجد (یعنی مسجد قباء) آتا اور نماز ادا کرتا ہے اسے عمرہ کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے) اسے امام احمد نے مسند احمد (487/3) میں اور امام نسائی نے سنن نسائی (699) میں روایت کیا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (1180—1181) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور سنن ابن ماجہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی اپنے گھر سے وضوء کیا اور پھر مسجد قباء آکر نماز ادا کی اسے عمرہ کے برابر اجر وثواب حاصل ہوتا ہے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1412) ۔

اور صحیحین میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن پیدل یا سوار ہوکر مسجد قباء جایا کرتے اور وہاں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1191) صحیح مسلم حدیث نمبر (1399) ۔

7—اے زائر مکرم ، مدینہ شریف کی ان دو مساجد مسجد نبوی اور مسجد قباء کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کرنا مشروع نہیں ہے ، اور نہ ہی زیارت کرنے والے یا کسی اور شخص کے لیے یہ مشروع ہے کہ وہ کسی خاص جگہ جانے کا قصد کرے اور اس میں خیر وبھلائی اور وہاں جاکر عبادت کرنے کا مقصد رکھے ، جس کی کتاب وسنت میں کوئی دلیل نہیں ملتی اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے عمل سے ثابت ہو ۔

اور نہ ہی یہ مشروع ہے کہ ایسی جگہیں یا مساجد تلاش کی جائیں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام نے نماز ادا کی ہو تاکہ وہاں نماز ادا کرے یا دعاء وغیرہ کے ساتھ عبادت میں مشغول ہو ، اور ایسا کرنے اور وہاں جانے کا حکم بھی نہیں ہے :

معرور بن سوید رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ : ہم عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نکلے تو ہمارے راستے میں ایک مسجد آئی تو لوگوں نے اس کی جانب جلدی بڑھ کر نماز پڑھنا شروع کردی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

انہیں کیا ہوا ؟ تو لوگوں نے جواب دیا اس مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے :

اے لوگو یقینا تم سے پہلے لوگ بھی اس طرح کی اتباع کرتے ہوئے ہلاک ہوئے حتی کہ انہوں نے اسے عبادت گاہ بنالیا ، لھذا جسے اس میں نماز پیش آجائے (یعنی فرضی نماز کا وقت ہوجائے) وہ ادا کرے اور جس کے لیے نماز نہ آئے وہ چلتا رہے) ۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ (7550) میں روایت کیا ہے ۔

اور جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ اس درخت کے پاس جاتے ہیں جس کے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت ہوئی تھی تو انہوں نے اسے کاٹنے کا حکم دیا تو اسے کاٹ دیا گیا ۔ اسے بھی ابن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ میں روایت کیا ہے دیکھیں حدیث نمبر (7545) ۔

8–مسجد نبوی شریف کے زائرین کرام میں سے صرف مردوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اورآپ کے دونوں صحابہ ابو بکراور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہما قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے تاکہ سلام پڑھیں اوران کے لیے دعا کریں ، لیکن علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا جائزنہیں ہے.جس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر(3236)سنن ترمذي حدیث نمبر(320)سنن ابن ماجہحدیث نمبر(1575) ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اصلاح المساجد میں اسے صحیح قراردیا ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پرلعنت فرمائی ہے ۔

سنن ترمذی حدیث نمبر(1056)امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ، اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد(337/2)میں اورابن ماجہ نے سنن ابن ماجۃ(1574)میں روایت کیا ہے اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی(843)اورمشکاۃ المصابیح(1770)میں اسے حسن کہا ہے ۔

اورزیارت کا طریقہ یہ ہے کہ زیارت کرنے والا شخص قبر شریف کے پاس آئے اورقبرکی جانب رخ کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوسلام کہے : السلام علیک یارسول اللہ ، پھران کی دائیں جانب تقریبا دوفٹ آگے بڑھ کرابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ پر بھی سلام کہتے ہوئے اسلام علیک یا ابا بکر کہے ، اورپھران کی دائیں جانب تقریبا دوفٹ آگے بڑھے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ پرسلام پڑھے اورالسلام علیک یا عمر کہے ۔

9–مدینہ شریف کے مردزائرین کے لیے بقیع قبرستان اورشہدائے احد کی قبروں کی زیارت کرنا بھی مشروع ہے وہ وہاں جاکرانہیں سلام کرے اوران کے لیے دعائے مغفرت کرے ۔

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ لوگ قبرستان جایا کرتے تھے تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قبرستان جانے کی مندرجہ ذیل دعا سکھایا کرتے تھے کہ وہ وہاں جاکر یہ دعا پڑھا کریں :

(السلام علیکم أھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ، وإنا إن شاء اللہ بکم لاحقون ، نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ) اے اس گھر والے مومنوں اورمسلمانو!تم پرسلامتی ہو، اورہم ان شاء اللہ تمہیں ملنے والے ہیں ، ہم اپنے اورتمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں ۔ دیکھیں : صحیح مسلم حدیث نمبر(974–975)۔

10–قبروں کی زیارت کے بہت ہی دو عظیم مقصدہیں اورانہیں مقاصد کے لیے اسے مشروع کیا گیا ہے :

پہلا مقصد : زائراس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرے ۔

دوسرا مقصد : جن قبروالوں کی زیارت کی جارہی ہے ان کے لیے دعائے استغفاراوران کی رحم کی دعا کرنا ۔

قبروں کی زیارت کے جواز میں شرط یہ ہے کہ غلط اورقبیح قسم کی گفتگو نہ کی جائے.جس میں سب سے شرکیہ یا کفریہ کلمات وگفتگوہیں :

بریدہ رضی اللہ تعالی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں نے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع فرمایا تھا ، توجوکوئی بھی قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ زیارت کرلیا کرے لیکن غلط اور قبیح قسم کی گفتگو نہ کیا کرو) سنن نسائی حدیث نمبر (2033) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (886) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے (اور غلط و قبیح گفتگو نہ کیا کرو) کے الفاظ کے بغیر روایت کیا ہے دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (977) ۔

لھذا ان اور اس کے علاوہ دوسری قبروں کا طواف کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کی جانب منہ کرکے اور نہ ہی قبروں کے مابین نماز ادا کرنا جائز ہے ، اور اسی طرح قبر کے پاس قرآن مجید کی تلاوت یا دعاء وغیرہ جیسی عبادت کرنا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ سب کچھ اللہ مالک الملک جو افلاک اور سب املاک کا رب ہے کے ساتھ شرک کے وسائل اور انہیں مساجد کا درجہ دینے میں سے ہے اگرچہ ان پر مسجد نہ بھی تعمیر کی جائے ۔

عائشہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہم بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت نے آگھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور پر کپڑا ڈالنے لگے اور جب انہیں گھٹن محسوس ہوئی تو آپ نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور اسی حالت میں فرمانے لگے :

(اللہ تعالی یھودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا) وہ اس چیز سے ڈرا رہے تھے جس انہوں نے ارتکاب کیا تھا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (436) صحیح مسلم حدیث نمبر (529) ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(یقینا لوگوں میں سب سے برے اور شریر وہ لوگ ہیں جنہیں زندگی کی حالت میں ہی قیامت آدبوچے گی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے قبروں کو مسجدیں بنالیا) اسے مسند احمد نے روایت کیا ہے دیکھیں مسند احمد (405/1) اور بخاری نے اسے تعلیقا روایت کیا ہے دیکھیں : صحیح بخاری کتاب الفتن باب ظھور الفتن حدیث نمبر (7067) اور صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر (2949) لیکن اس میں قبروں کو مسجدیں بنانے کا ذکر نہیں ہے ۔

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(قبروں پر نہ بیٹھا کرو اور نہ ہی ان کی جانب رخ کرکے نماز ادا کیا کرو) صحیح مسلم حدیث نمبر (972) ۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قبرستان اور بیت الخلاء کے علاوہ ساری روئے زمین مسجد ہے) مسند احمد (83/3) سنن ترمذي حدیث نمبر (317) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (320/1) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے مابین نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ دیکھیں : ابن حبان حدیث نمبر (1698) ھیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (27/2) میں کہا ہے کہ اس رجال صحیح کے رجال ہیں ۔

اور قبروں پر سجدہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کام تو جاہلیت کی بت پرستی ، اور فکری شذوذ ، کم عقلی میں شامل ہوتا ہے ، اسی طرح ان قبروں کی زیارت کرنے والے اور کسی دوسرے شخص کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ ان کے ساتھ اپنے جسم کا کوئی حصہ یا کپڑے وغیرہ لگا کر یا اسے چوم کر اور اسے ہاتھ پھیر کر تبرک حاصل کرے ، یا پھر قبر کی مٹی پر لوٹ پوٹ ہو کر شفایابی چاہتا ہو یا وہاں سے کچھ حاصل کرکے اس سے غسل کرے یہ سب کچھ ناجائز ہے ۔

اسی طرح قبروں کی زیارت کرنے والے یا کسی دوسرے شخص کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ اس قبر کی مٹی میں وہ اپنے بال یا بدن کی کوئی چیز یا پھر کپڑا وغیرہ دفن کرے یا پھر وہاں اپنی تصویر وغیرہ رکھ تبرک حاصل کرے، اور اسی طرح وہاں پیسے یا کھانے کی کوئی چیز مثلا دانے وغیرہ بھی پھینکنا صحیح نہیں ہے، لھذا جو شخص بھی ان افعال میں کوئی بھی فعل کرے اس پر ایسے عمل سے توبہ واستغفار کرنی اور آئندہ ایسا کام نہ کرنے کا عھد کرنا واجب ہے۔

اور اسی طرح قبر کو خوشبو لگانا بھی ناجائز ہے، اور اللہ تعالی کو قبروں والوں کی قسم دینا، اور اللہ سبحانہ وتعالی سے ان قبروں والوں کے واسطہ اور ان کے شرف ومرتبہ کے ذریعہ سوال کرنا جائز نہیں، بلکہ یہ تو حرام توسل وسیلہ اور شرکیہ وسائل میں شامل ہوتا ہے۔

اسی طرح قبروں کو اونچا اور پختہ بنانا اور ان پر عمارت تعمیر کرنا بھی جائز نہیں، کیونکہ یہ قبروں کی تعظیم اور اس کی وجہ سے فتنہ وفساد میں پڑنے کا وسیلہ ہے، اور اسی طرح اگر کسی شخص کے بارہ میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ یہ مخالفات کا ارتکاب کرے گا تو اس شخص کو ان مخالفات میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلا کھانا، خوشبو وغیرہ کی فروخت ناجائز ہے۔

اسی طرح فوت شدگان سے استغاثہ ومدد یا ان سے استعانت وتعاون مانگنا یا فقر وفاقہ اور شدید تکلیف اور مصائب میں ان سے سوال کرنا، اور ان سے نفع وحاجات طلب کرنا یہ سب کچھ شرک اکبر مخرج عن الملۃ ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر کے بت پرستوں میں شامل کر دیتا ہے، کیونکہ مصیبتوں سے نجات دلانے والا، غموں کو دور کرنے والا اور فکروں سے نجات دینے والا تو صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

.{یہی ہے اللہ جو تم سب کا پروردگار ہے اسی کی سلطنت وبادشاہی ہے، جنہیں تم اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں، اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کر سکتے، بلکہ روز قیامت تو وہ تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے، اور آپ کو کوئی بھی حق تعالی جیسا خبردار خبریں نہیں دے گا}. فاطر (13–14)۔

اور اللہ جل جلالہ ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں:

.{کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں، اور نہ ہی بدل سکتے ہیں، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی ہی چیز ہے}. الاسراء (56–57)۔.